مرثیہ شہادت حسنین علیہما السلام (بند ۳۰)

مداحِ محمدؐ وآلِ محمدؐ مولانا سید شاہ علی حسن اشرفی حنفی صاحب احسنؔ جائسی مرحوم

اے بنت پیمبرؐ ترے پیاروں کے تصدق
پیاروں کے ترے تعزیہ داروں کے تصدق
ہر تعزیہ میں دونوں مزاروں کے تصدق
اور سبزی و سرخی کے اشاروں کے تصدق
مجلس کے فدا ماتم جانسوز کے قرباں
بیتابیٔ دلہائے غم اندوز کے قرباں

حیراں ہوں کہ یہ فرش ہے یا عرش کا ہمدم
نمگیرہ ہے یا رحمت خلاق دو عالم
ہر قمقمہ رونق میں سوا برج قمر کم
ہر شمع کو دعویٰ ہے کہ ہوں نیر اعظم
ششدر ہے خرد ایسی چراغوں کی ضیا ہے
مجلس نہ کہو معجزۂ خیرورا ہے

ہر اہل عزا کے دلِ صد چاک کے صدقے
داغِ جگر و دیدۂ نمناک کے صدقے
منبر پہ فدا اور علم پاک کے صدقے
تصویر نشان شہ لولاک کے صدقے
سو جان سے پنجوں کے مراتب کے تصدق
اس تعزیہ داری کے مناقب کے تصدق

ارشاد یہی کرتا ہے ہر شخص سے منبر
ہوں اوج میں میں کسری گردوں کے برابر
ہوتا ہے سدا ذکر نبی زادوں کا مجھ پر
ہوں زینۂ بام غم دو سبط پیمبر
قربان خداوند دو عالم کے کرم کے
رہتا ہوں سدا سایۂ اقدس میں علم کے

ہے سطح زمیں ناصیہ حور سے بہتر
مہتاب کی سو چادر پر نور سے بہتر
مجلس کا مکاں بقعہ معمور سے بہتر
رونق میں تجلی کدۂ طور سے بہتر
ذرہ سے خجل اختر افلاک کو سمجھو
کحل البصر چرخ نہم خاک کو سمجھو

اک سمت سے ہے سبز علم کی یہ اشارت
حاصل ہے مرے عکس سے طوبیٰ کو نضارت
خضر رہ فردوس ہے تحصیل زیارت
تعظیم ہے سربزیٔ طالع کی بشارت
ہوں نخل چمن صنعت رب دو سرا کا
یعنی میں علم ہوں حسن سبز قبا کا

اور ایک طرف ہے علم سرخ کی تقریر
شنجرف سے لازم ہے مرے وصف کی تحریر
جنت کے گلستاں مرے زائر کی ہے جاگیر
گردوں پہ شفق جس کی شہادت کی ہے تفسیر
رنگیں گل زہراؑ و پیمبرؐ کا علم ہوں
تعظیم بجا لاؤ کہ سرورؑ کا علم ہوں

اب عرض مکرّر ہے یہ ارباب عزا سے
تحصیل شرف کرتا ہوں آغاز ثنا سے
تائید کو موجود ہیں افضال خدا سے
زہراؑ کے جگر بند محمدؐ کے نواسے
لو وقت ہے شادابیٔ گلزار سخن کا
ہے تذکرہ در پیش حسینؑ اور حسنؑ کا

اس امر سے آگاہ ہر اک شیخ وصبی ہے
یہ مجلس شمس و قمر آل نبیؐ ہے
مومن سے یہاں بے ادبی بوالعجبی ہے
خاموش کہ ذکر دو امام عربی ہے
ہے وقت کہ بلبل ہو فدا طرز بیاں پر
ہو مدح و ثنا بلبل سدرہ کی زباں پر

لیکن یہ ہویدا ہے کہ میں ہیچمداں ہوں
شک اس میں نہیں جہل میں یکتائے جہاں ہوں
آگاہ نہیں نظم سے گو مرثیہ خواں ہوں
شہزادوں کی توصیف کے قابل میں کہاں ہوں
میں کیا ہوں کہ سکتے میں گروہ فصحا ہے
مداح کو پوچھو تو رسولؐ دوسرا ہے

انساں کو ہے لازم کہ وہ ہو معترف حق
بے علم کرے نظم کا دعویٰ تو ہے احمق
میرا تو ہے کیا ذکر کہ ہوں جاہل مطلق
عاجز ہے یہاں دعبلؔ وحسانؔ و فرزدقؔ
احمد کے نواسوں کے مناقب کا بیاں ہے
سحبان عرب، بلبل تصویر یہاں ہے

حقا کہ جو دیکھیں نظر لطف و عطا سے
طوبیٰ ہو بلندی میں خجل تحت ثریٰ سے
ہو دھوپ کو نقصاں در شبنم کی ضیا سے
پہنچے نہ چراغوں کو ضرر موج ہوا سے
خاشاک زمیں اوج ثریا سے بہم ہو
یکدم میں گدا زیب دہِ مجلس جم ہو

چاہیں تو عیاں کاہ سے ہو حسن خداداد
رضواں کا مقولہ ہو کہ ہے مصرعہ شمشاد
ہو طوطیٔ تصویر شکر ریزی میں استاد
مرغان چمن آ کے کریں اس سے سبق یاد
کانٹے کا لقب شاہد گلشن ہو جہاں میں
ہو تازگیٔ موسم گل فصل خزاں میں

بستان رسالت کے جو ریحاں ہیں تو دو ہیں
جنت کے جوانوں کے جو سلطاں ہیں تو دو ہیں
اقلیم شرافت کے سلیماں ہیں تو دو ہیں
از راہ نسب فخرؐ رسولاں ہیں تو دو ہیں
ہے دوش پیمبرؐ تو مکاں اور یہ مکیں ہیں
دونوں بخدا مہر نبوت کے نگیں ہیں

شمع حرم خالق اکبر ہیں تو دو ہیں
عقبیٰ میں اگر مالک دفتر ہیں تو دو ہیں
مانند پدر عاشق داور ہیں تو دو ہیں
نانا کی طرح شافع محشر ہیں تو دو ہیں
کنجی در فردوس کی، الفت ہے انھیں کی
تسنیم پہ، کوثر پہ، حکومت ہے انھیں کی

مرقد میں محبوں کے ہوا خواہ ہیں دونوں
امت کے لئے رحمت اللہ ہیں دونوں
لخت جگر احمد ذی جاہ ہیں دونوں
واللہ دو عالم کے شہنشاہ ہیں دونوں
موجود تھے جو انس، ملک، حور کے پہلے
نور ان کا ہوا خلق ہر اک نور کے پہلے

دونوں ہیں جناب شہ لولاک کے جانی
اور فاطمہؑ پاکؑ کے ہیں یوسف ثانی
دنیا میں شہنشاہ ولایت کی نشانی
ثابت ہے یہ بس مخبر صادق کے زبانی
حامل تو علیؑ ہوں گے قیامت میں لوا کے
یہ ہوں گے چپ و راس شہ قلعہ کشا کے

وہ قبر میں ارباب تولا کے ہیں غمخوار
یہ حشر کے دن اپنے غلاموں کے مددگار
ہے ان کا عدو قہر الٰہی میں گرفتار
اور ان کا مخالف ابدالدہر ہے فی النار
سن لو یہ احادیث پیمبرؐ کا بیاں ہے
دونوں کے محبوں کے لئے باغ جناں ہے

ہیں مصحف ناطق بخدا دونوں برادر
وہ مرشد برحق ہیں تو یہ حجت داور
وہ قبلۂ ایماں ہیں تو یہ خلق کے رہبر
وہ قاسم جنت ہیں تو یہ مالک کوثر
وہ ہادیٔ مطلق یہ امام ازلی ہیں
وہ خُلق میں احمدؐ یہ شجاعت میں علیؑ ہیں

سر دفتر ارباب سخا شبرؑ و شبیرؑ
دریائے کرم بحر عطا شبرؑ و شبیرؑ
گنجینہ تسلیم ورضا شبرؑ و شبیرؑ
ہم رُتبۂ قرآن خدا شبرؑ و شبیرؑ
یہ نام ہیں یا مصدر تائید ازل ہیں
سو عقدۂ لاحل ہوں تو اک آن میں حل ہیں

اے مومنو! سر پیٹو بصد اشک فشانی
شہزادوں کی امت نے ذرا قدر نہ جانی
اک بھائی کو دنیا میں ملا زہر کا پانی
اور ایک برادر کے لئے تشنہ دہانی
اک بھائی کا سجادہ تلک لٹ گیا ہے ہے
اک بھائی سے فرزند جواں چھوٹ گیا ہے ہے

کیا قہر و غضب ہے، یہ نبی زادوں کی توقیر
اک زہر کے قابل ہوا اک لائق شمشیر
اک بھائی کے تابوت مقدس پہ چلے تیر
اک بھائی کے ناموس کی در در ہوئی تشہیر
زخمی وہ مدائن میں ہوئے نیزۂ کیں سے
یہ دشت مصیبت میں گرے خانۂ زیں سے

کس منہ سے بیاں ہو حسن پاک کا احوال
مسند پہ تڑپتے تھے اذیت کا تھا یہ حال
ہیہات جگر زہر جفا سے ہوا غربال
رنگت میں زمرد ہوا وہ فاطمہؑ کا لال
دل بن کے لہو ہائے نکل آیا دہن سے
ماتم کی صدا آنے لگی چرخ کہن سے

خرموں میں کبھی زہر شہ دیں کو کھلایا
کوزے میں کبھی شربت الماس پلایا
نو مرتبہ جب ظالموں نے شہ کو ستایا
متلی ہوئی شدت کی معاً طشت منگایا
آفت تھی بپا زہر سے اجزائے بدن میں
سو ٹکڑے کلیجے کے گرے کٹ کے لگن میں

مذکور ہوا مختصر احوال حسنؑ ہائے
کیا کیجے بیاں حال شہ تشنہ دہن ہائے
نے غسل کی تدبیر نہ دو گز ہے کفن ہائے
پامال ہوا لاشہ سلطان زمن ہائے
مانا نہ علیؑ کو نہ نبیؐ کو نہ خدا کو
تاراج کیا خیمۂ شاہِ شہدا کو

لو اب میں بیاں کرتا ہوں اس بزم عزا میں
گذرے جو شہ دیں پہ ستم دشت قضا میں
تاریخ نہم تک تھے گرفتار بلا میں
دسویں کو خزاں تھی چمن فوج خدا میں
شبیرؑ کے صدقے جو برابر گئے مارے
دوپہر میں ہیہات بہتر گئے مارے

اب کرتا ہے رو رو کے رقم راویٔ اخبار
باقی نہ رہا جب کوئی حضرت کا مددگار
اور دیکھا کہ بے رحم ہیں آمادۂ پیکار
مشتاق شہادت کے ہوئے سید ابرار
تھی زیست تو دشوار شہیدوں کے الم سے
خیمے میں گئے واسطے رخصت کے حرم سے

کہنے لگے ناموسِ پیمبرؐ سے یہ شبیرؑ
اے پردگیان شرف و عزت و توقیر
اے عصمتیان حرم کعبۂ تطہیر
اے غمزدگان وطن آوارہ و دلگیر
رخصت کرو سید کو یہی مرضی رب ہے
مظلومؑ کی درگاہ الٰہی میں طلب ہے

اے صاحب معراج کی آغوش کے پالے
کس طرح یہ ناشاد بہن دل کو سنبھالے
خالق یہ مصیبت نہ کسی شخص پہ ڈالے
اس زیست سے بہتر ہے کہ دنیا سے اٹھالے
دشمن کی بھی تقدیر نہ اس طرح الٹ جائے
جیتی ہو بہن اور گلا بھائی کا کٹ جائے

خاموش ہو احسنؔ کہ قیامت کا ہے یہ بین
معبود سے کر عرض کہ اے خالق کونین
از بہر جگر گوشۂ پیغمبر دارین
دنیا میں جو راحت ہو تو عقبیٰ میں ملے چین
جو حقّ تولّا ہے وہ ہر سال ادا ہو
توفیق عزاداری شاہِ شہدا ہو